65506 ـ لوگوں كو مسجد ميں آنے كى حرص پر مسجد ميں مرد و عورت كے اختلاط كى اجازت دينا

سوال

ہمارى مسجد ميں ماہ رمضان المبارك ميں افطارى سے كچھ دير قبل مرد و عورت كا اختلاط پيدا ہو جاتا ہے، اور يہ سلسلہ كئى برسوں سے جارى ہے، مسجد كے ذمہ داران دليل يہ ديتے ہيں كہ وہ لوگوں كو اپنى مرضى كے مطابق عمل نہ كرنے ديں تو وہ مسجد نہيں آيا كرينگے.
اس كے علاوہ بھى تراويح ميں كئى ايك بدعات كى جاتى ہيں مثلا ہر چار ركعت كے بعد اللہ كى تسبيح كى جاتى ہے، آپ اس سلسلہ كو صحيح كرنے كے ليے ہميں كيا نصيحت كرتے ہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مردوں اور عورتوں كا اختلاط حرام ہے، كيونكہ يہ بہت سارى برائيوں اور غلط و حرام كاموں كا باعث بنتا ہے، اس كى حرمت كے دلائل سوال نمبر (1200) كے جواب ميں بيان ہو چكے ہيں آپ اس كا مطالعہ كريں.

جب مرد و عورت كا اختلاط عام اوقات اور جگہوں پر حرام ہے تو پھر يہ اختلاط خاص كر مساجد اور رمضان المبارك ميں تو اور بھى زيادہ شديد حرام ہو گا، كيونكہ شريعت اسلاميہ نے مسجد تو حفظ دين اور دين كى نشر و اشاعت كے ليے بنائى ہے، اور لوگوں كو خير و بھلائى كى طرف بلانے اور انہيں فتنہ و فساد اور بغاوت سے منع كرنے كے ليے بنائى ہے، اور پھر يہ اختلاط تو روزے كى حكمت كے بھى منافى ہے كيونكہ روزے سے تقوى و پرہيزگارى حاصل ہوتى ہے، اور اپنى خواہشات كے اسباب سے اجتناب كرنے كا حكم ہے.

لہذا سب مسجد والوں پر بلكہ اس كے سب ذمہ داران پر واجب ہوتا ہے كہ وہ اس برائى كو روكيں اور اسے ختم كرنے كى كوشش كريں.

كسى بھى شخص كے ليے جائز نہيں كہ وہ اس برائى كے جواز يا پھر اس برائى سے سكوت اختيار كرنے كے ليے يہ دليل دے كہ مرد و عورت كو اختلاط سے روكنے كى بنا پر لوگ مسجد ميں نہيں آئينگے اس كى يہ دليل كئى ايك وجوہات كى بنا پر مردود ہے قابل قبول نہيں:

پہلی وجہ:

برائی کو روکنے کی طاقت رکھنے باوجود برائی سے منع نہ کرنا اور اسے نہ روکنا گناہ کا باعث بنتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو وہ اسے اپنے دل سے روکے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (48).

اور کوئی بھی عقل و دانش والا شخص اس پر راضی نہیں ہوتا کہ اس کا مسجد جانا گناہ میں پڑنے کا باعث و سبب ہو.

دوسری وجہ:

مسجد کا سب سے اہم ترین دور یہ ہے کہ لوگوں کو خیر و بھلائی کی دعوت دی جائے، اور انہیں برائی سے روکا جائے، اس لیے مسجد کے ذمہ داران حضرات پر واجب تھا کہ وہ لوگوں کے سامنے اختلاط کے نقصانات اور اس کی حرمت واضح کرتے اور انہیں ایسا کرنے سے روکیں.

تیسری وجہ:

یہ کہنا کہ ایسا کرنے سے یہ لوگ مسجد میں نہیں آئینگے یہ صرف گمان اور خیال ہی ہے، اور اگر بالفرض ایسا ہو بھی تو اہل علم کا فیصلہ ہے کہ فساد و خرابی کو دور کرنا جلب نفع پر مقدم ہو گا.

چوتھی وجہ:

افطاری سے قبل عورتوں کے جمع ہونے کے لیے کوئی جگہ مخصوص کرنا ممکن ہے، چاہے مسجد کے ایک کونے میں پردہ لگا کر یا پھر مسجد کے باہر خیمہ لگا کر انتظام ہو سکتا ہے، اور ان کے لیے وہاں اچھے پروگرام پیش کیے جا سکتے ہیں اور انہیں اچھے کام کی راہنمائی کی جاسکتی ہے، جس کا اہتمام بھی عورتیں ہی کریں.

پانچویں وجہ:

دعوت دینے والے داعی کو فی الواقع موثر ہونا چاہیے اور اسے اصلاح کی کوشش و جدوجھد کرنی چاہیے، نہ کہ وہ خود متاثر ہو کر دعوت ہی چھوڑ دے یا پھر وہ اس کے جواز اور اس سے بری ہونے کے حیلے بہانے تلاش کرتا

پھرے.

اختلاط ایك ایسی مشکل ہے جو دین اور شریعت اسلامیہ سے دوری کی بنا پر پیدا ہوئی ہے، اس لیے اس کور وکنے کے لیے پوری سعی و کوشش صرف کرنی چاہیے، اور اس کو جڑ سے ختم کرنے میں پوری طاقت صرف کی جائے، اور اگر اس کو روکنے کے لیے اللہ کے گھروں مساجد سے پہلا قدم نہیں اٹھے گا تو پھر کہاں سے ؟

آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ اپنے ساتھ کچھ صالح اور علم رکھنے افراد کو ملا کر مسجد کے ذمہ داران کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں اور اس مشکل کے حل کے لیے ان کا تعاون کرتے ہوئے عورتوں کے جمع ہونے کے لیے ایك علیحدہ جگہ کا انتظام کرنے میں مدد کریں اور عورتوں کے نفع مند پروگرام ترتیب دیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی کوشش و جھد کو کامیابی سے نوازے اور آپ کو توفیق نصیب فرمائے.

دوم:

اور نماز تراویح کی ہر چار رکعت ادا کرنے کے بعد ان کا تسبیح کرنے کے متعلق تفصیلی بیان سوال نمبر (50718) کے جواب میں گزر چکا ہے اس کا مطالعہ ضرور کریں، اس میں بیان ہوا ہے کہ یہ بدعت ہے اس کو ترك کرنا ضروری ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

تراویح کی رکعات کے دوران بلند آواز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور صحابہ کرام کے لیے رضی اللہ عنہم کہنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ہمارے علم کے مطابق تو اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی دلیل ملتی ہے، بلکہ یہ نئی ایجاد کردہ بدعت ہے اس لیے اسے ترك کرنا واجب ہے، کیونکہ اس امت کے آخری لوگ بھی وہی کام کر کے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں جس پر چل کر اس امت کے پہلے لوگ کامیاب ہوئے اور اصلاح کی، اور وہ کتاب و سنت پر عمل ہے، اور جس پر سلف امت کا عمل تھا اس کی مخالفت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (11 / 369).

واللہ اعلم .